













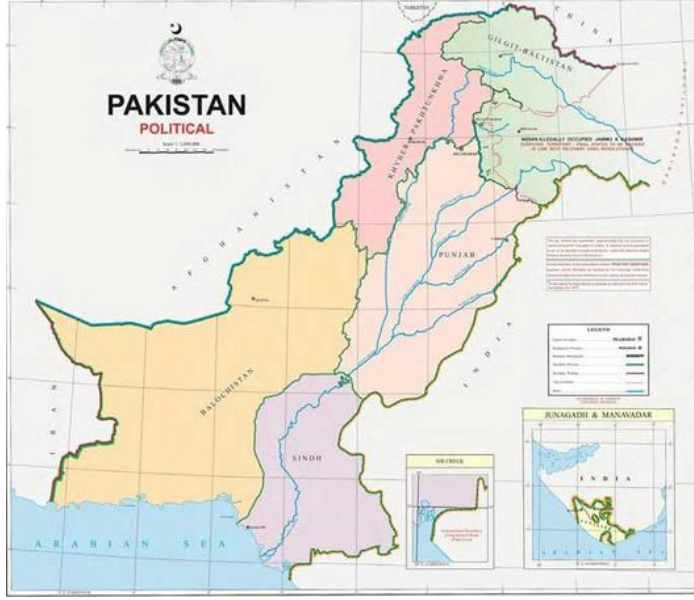


## پاکستان میں صدارتی نظام کا مکمل فارمولا

پاکستان میں صدارتی نظام کیسے آئے گا؟  
الیکشن کمیشن جنرل الیکشن سے ایک سال پہلے پاکستان کی پارلیمانی تاریخ کی بنیاد پر ایک بیلٹ پیپر تیار کریگا جو پورے پاکستان کے لیے ہوگا اور اس میں 12 سے 15 سیاسی جماعتوں کو حصہ لینے کی اجازت دیگا باقی ماندہ سیاسی جماعتیں اس عمل سے باہر ہوجائیں گی۔

سیریل نمبر	پارٹی کا نام	پارٹی پرچم	ووٹ	%
1	پی ٹی آئی		16.9 ملین	31.82
2	مسلم لیگ (ن)		12.9 ملین	24.35
3	پی پی پی		6.9 ملین	13.03
4	جے یو آئی		2.7 ملین	4.85
5	ٹی ایل پی		2.2 ملین	4.21
6	جی ڈی اے		1.2 ملین	2.37
7	اے این پی		0.8 ملین	1.54
8	ایم کیو ایم		0.7 ملین	1.38
9	مسلم لیگ (ق)		0.5 ملین	0.97
10	بی اے پی		0.3 ملین	0.60
11	بی این پی		0.2 ملین	0.45
12	جے ڈبلیو پی		-	-
13	پی اے ٹی		-	-
14	جے آئی		-	-



پاکستان کی آبادی 22 کروڑ ہے۔ اب تقریباً 11 کروڑ رجسٹرڈ ووٹرز ہیں۔ اگر ووٹ ڈالنے کی شرح 55 فیصد ہو تو 6 کروڑ سے زیادہ لوگ ووٹ ڈالینگے۔ اس صورت میں صدر کو کم از کم 3 کروڑ ووٹ لینے ہونگے کل پاکستان سے اور 3 صوبوں میں اکثریتی ووٹ لینے ہونگے۔

## ایگزیکٹو اور قانون سازی کا خلاصہ - 4 سال کی مدت

تفصیلات	فکسڈ کابینہ	ایگزیکٹو
ہر صوبے سے 4 وزراء	وزراء 20	صدر، نائب صدر
---	وزراء 10	گورنر، نائب گورنر
---	کمشنرز 5	ڈسٹرکٹ میئر، نائب میئر

تفصیلات	قانون سازی کی تعداد	قانون ساز
ہر صوبے سے 20 سینیٹرز	سینیٹرز 100	سینیٹ
1 MNA seat / 700k آبادی	ایم این اے 300	قومی اسمبلی
1 MPA seat / 350k آبادی	ایم پی اے 600	صوبائی اسمبلی

## الیکشن کمیشن کو انتخابات سے 6 ماہ قبل سیاسی جماعتوں کی جانب سے درج ذیل پینل اور ترجیحی فہرستیں فراہم کی جائیں گی۔

- صدر، نائب صدر، 20 وفاقی وزیر (4 وزیر ہر صوبہ سے)
- گورنر، ڈپٹی گورنر اور 10 وزراء
- ڈسٹرکٹ میئر، ڈپٹی میئر اور 5 کمشنرز -
- ہر ضلع سے قومی اور صوبائی اسمبلی کے اراکین کی ترجیحی فہرست
- سینیٹ کے ہر حلقے کے لیے نامزد امیدوار کا نام

تعداد حلقہ	سینیٹ کے حلقے
2 ضلع ایک حلقہ	پنجاب
2 ضلع سے ایک حلقہ	خیبر پختونخواہ
1.5 ضلع کا ایک حلقہ	بلوچستان
1.5 ضلع کا ایک حلقہ	سندھ
1.5 ضلع کا ایک حلقہ	کشمیر

## درج ذیل کو سینیٹ کی منظوری درکار ہے

- 1- بجٹ
- 2- فوجی آپریشن اور جنگیں۔
- 3- بڑے بین الاقوامی معاہدے (ایک بلین ڈالر سے زیادہ)
- 4- بڑے ڈیم، بندرگاہیں، شاہراہیں اور نئے فوجی اڈے
- 5- تیل، گیس اور معدنیات کی تلاش کے دیگر بڑے منصوبے
- 6- وفاقی سیکرٹریز
- 7- پبلک سیکٹر انٹرنیٹ کے چیئرپرسن
- 8- چیف الیکشن کمشنر
- 9- اٹارنی جنرل
- 10- گورنر اسٹیٹ بینک
- 11- آڈیٹر جنرل
- 12- اکاؤنٹنٹ جنرل
- 13- احتساب بیورو کے سربراہ
- 14- ایف آئی اے اور آئی بی کے سربراہ
- 15- پاکستان کے آئینی سپریم کورٹ کے 11 ججز

ان سب اہم عہدوں کی نامزدگی صدر کریگا۔ ان کی ایک براہ راست سماعت ہوگی سینٹ میں جو سینٹ کمیٹی کریگی جس میں سارے صوبوں سے برابر سینیٹرز ہونگے جو سوال کرینگے ان پر جس کو لوگ براہ راست دیکھیں گے اور اس کے بعد اس کی ووٹنگ ہوگی جس میں 100 میں سے 51 ووٹس لینے ہونگے اس کی منظوری کے لیے اور اس طرح صدر بھی انہیں سوچ سمجھ کر نامزد کریگا۔ اس طرح بہتر لوگ منتخب کرسکیں گے اور سینٹ بھی مزبوت اور تاقور ہوگی۔

## 20 وزراء کے ساتھ صدر اور نائب صدر \*4 سال کی مدت

1. خارجہ امور
2. دفاع
3. داخلہ
4. فنانس اور منصوبہ بندی
5. انصاف اور قانون
6. صنعت و تجارت
7. خوراک اور زراعت
8. قدرتی وسائل
9. ہاؤسنگ
10. صحت
11. تعلیم
12. محنت
13. پانی
14. توانائی
15. سائنس اور ٹیکنالوجی
16. ریلوے
17. بندرگاہیں
18. ہوائی اڈے
19. ہائی ویز
20. ماحولیات



## 4 سال کی مدت: گورنر اور نائب گورنر 10 وزراء کے ساتھ

1. تعلیم
2. صحت
3. رہائش
4. زراعت/ آبپاشی
5. بے روزگاری/ بہبود
6. صنعت
7. کان کنی
8. خزانہ
9. داخلہ
10. قانون اور استغاثہ

## 4 سال کی مدت: ڈسٹرکٹ میئر اور نائب میئر 5 کمشنروں کے ساتھ

ضلعی حکومت کی پالیسی اور قوانین وفاق حکومت اور صوبائی حکومت طے کریگی۔

1. پولیس
2. زمین، ٹاؤن پلاننگ، عمارت، پانی، سیوریج، اور صفائی ستھرائی
3. ہنگامی خدمات
4. تعلیم
5. صحت

## ووٹ کی گنتی اور نتیجہ اخذ کرنے کا طریقہ

ووٹر اپنا ووٹ بیلٹ پیپر پر موجود کسی ایک پارٹی کو ڈالے گا اور اس ایک ووٹ سے تمام طرح کے نتائج اخذ کیے جائیں گے۔

1- صدر کو پورے ملک کے کل ڈالے گئے ووٹوں کا 50 فیصد سے زیادہ ووٹ لینا ہونگے اور 3 صوبوں سے اکثریتی ووٹ لینا ہونگے، دوسری صورت میں 30 دن میں 2 اکثریتی سیاسی جماعتوں کے درمیان دوبارہ الیکشن ہوں گے۔

2- یہ اصول ہر صوبے میں گورنر اور اس کے پینل کے لیے ہوگا۔

3- یہ اصول ہر ضلع میں ضلعی میئر اور اس کے پینل کے لیے ہوگا۔

4- ہر ضلع میں 2 اکثریتی سیاسی پارٹیوں کو حاصل کردہ ووٹ کے تناسب سے پہلے سی ڈی گئی فہرست میں موجود ایم این اے اور ایم پی اے منتخب کریں گے، باقی رہ جانے والی پارٹیوں کو کوئی سیٹ نہیں ملے گی۔

5- اسی طرح سینیٹ کے ہر حلقے سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والی پارٹی کا نمائندہ منتخب ہوگا۔

6- الیکشن کے پہلے راؤنڈ میں سینیٹرز، ایم این اے اور ایم پی اے کا حتمی فیصلہ ہو جائے گا۔

7- دوسرے راؤنڈ جس حلقے میں درکار ہوگا صرف وہیں الیکشن ہوگا اور اس میں صرف ٹاپ 2 پارٹیز حصہ لیں گی۔

8- انتخابات کا نتیجہ رات 12 بجے تک یقینی ہوگا اور عوام کسی الجھن کے بغیر اپنی آنے والی حکومت جان سکیں گے۔

## عدالتی

- آئینی سپریم کورٹ آف پاکستان: 11 ججز
- صوبائی ایپلٹ سپریم کورٹس: 625 جج
- ڈسٹرکٹ سپریم کورٹ: 4,400 ججز (50 ہزار کی آبادی کے لیے ایک جج)

### عدالتوں کی تین قسمیں :

- آئینی سپریم کورٹ آف پاکستان
- صوبائی ایپلٹ سپریم کورٹ
- ڈسٹرکٹ سپریم کورٹ بینچ

پاکستان کی آئینی سپریم کورٹ میں 11 ججز ہوں گے۔ (ہر صوبے سے دو اور اسلام آباد سے ایک)۔ ان کا تقرر صدر کرے گا اور سینیٹ سے منظوری دی جائے گی۔

پاکستان کی آئینی سپریم کورٹ کا کردار یہ ہو گا :

- 1- آئین کی تشریح کرے۔
- 2- آئین و قانون کی بہتری کے حوالے سے کسی بھی معاملے میں قانون سازی کے لیے پارلیمنٹ کو مشورہ دیں۔
- 3- وفاقی حکومت اور صوبوں کے درمیان متنازعہ معاملات کا فیصلہ کریں۔
- 4- صوبوں کے درمیان متنازعہ معاملات کا فیصلہ کریں۔
- 5- صوبائی ایپلٹ سپریم کورٹ کے ججوں کی تقرری سپریم کورٹ آف پاکستان کرے گی۔
- 6- ڈسٹرکٹ سپریم کورٹ کے ججز کی تقرری صوبائی ایپلٹ سپریم کورٹ کرائیگی۔

## آئینی ترمیم:

- 1- پاکستان کے کسی بھی شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پاکستان کے آئین کی کسی بھی شق یا پاکستان کے قانون کو چیلنج کرنے کے لیے آئینی سپریم کورٹ آف پاکستان (سی ایس سی پی) میں درخواست دائر کر سکتا ہے جیسے وہ قرآن و سنت کے خلاف سمجھتا ہے۔
  - 2- یہ سپریم کورٹ آف پاکستان کی صوابدید ہوگی کہ وہ کسی بھی درخواست کو قبول کرے۔ اگر (سی ایس سی پی) کسی درخواست کو سماعت کے لیے قبول کرتا ہے، تو (سی ایس سی پی) ایک مکمل بینچ تشکیل دینے اور اسے قبول کرنے کے 100 دنوں کے اندر کیس پر فیصلہ کرنے کا پابند ہے۔
  - 3- (سی ایس سی پی) کا کردار قانون سازی کا نہیں ہوگا۔ اس کے بجائے، (سی ایس سی پی) مناسب قانون سازی کے لیے اس فیصلے کو پارلیمنٹ کو بھیجے گا۔ یہ یا تو آئین میں ترمیم ہوگی یا ایک مخصوص مدت کے لیے قانون۔
  - 4- پارلیمنٹ/حکومت (سی ایس سی پی) کے فیصلے پر مکمل طور پر عمل کرنے کی پابند ہوگی۔ اگر حکومت قانون سازی کرنے سے قاصر ہے تو ان کے پاس فیصلے کے نوے دن کے اندر اس معاملے پر ریفرنڈم کرانے کا اختیار ہے۔ اگر معاملہ ریفرنڈم سے منظور ہو جائے تو یہ خود بخود آئین یا قانون میں ترمیم بن جائے گا۔ ریفرنڈم منظور نہ ہونے کی صورت میں سپریم کورٹ کا فیصلہ کالعدم ہے۔
- ہر صوبے کی اپنی سپریم کورٹ ہوگی۔ اس لیے پانچ سپریم کورٹ ہوں گی۔

ججوں کی تعداد	کورٹ
300	پنجاب سپریم کورٹ
150	سندھ سپریم کورٹ
25	بلوچستان سپریم کورٹ
100	خیبرپختونخوا سپریم کورٹ
50	کشمیر سپریم کورٹ

یہ عدالتیں صرف ضلعی سپریم کورٹ کے فیصلوں کے خلاف ہی اپیلیں قبول کریں گی۔۔۔ یہ عدالتیں چھ ماہ کے اندر اپنے فیصلے دینے کی پابند ہیں۔ کسی بھی فوجداری اور سول معاملات میں ان کے فیصلے حتمی ہوں گے۔ پاکستان کی آئینی سپریم کورٹ میں کوئی اپیل نہیں ہوگی۔

ہر ضلع میں سپریم کورٹ کے بینچ ہوں گے۔ ضلع میں بینچوں کی تعداد اس کی آبادی پر منحصر ہوگی۔

پچاس ہزار کی آبادی پر سپریم کورٹ کا ایک بینچ ہونا چاہیے۔ سپریم کورٹ کے ضلعی بینچ فوجداری معاملات کے لیے چھ ماہ اور سول معاملات کے لیے ایک سال کے اندر فیصلے دینے کی پابند ہیں۔ فوجداری معاملات میں ضلعی حکومت پراسیکیوٹر ہوگی جو چھ ماہ کی مدت کے اندر کارروائی کرنے کی پابند ہوگی۔ 22 کروڑ کی آبادی پر تمام اضلاع میں کل 4400 جج ہوں گے اور ان کی تقرری صوبائی سپریم کورٹ کریں گی۔

